رباعیات

قلندر بابا اولیاءؒ رحمۃ اللہ علیہ

فہرست

دیباچہ 12
محرم نہیں راز کا وگرنہ کہتا 20
اک لفظ تھا اک لفظ سے افسانہ ہوا 21
معلوم نہیں کہاں سے آنا ہے مرا 22
مٹی میں ہے دفن آدمی مٹی کا 23
نہروں کو مئے ناب کی ویراں چھوڑا 24
اک جُرعہ مئے ناب ہے ہر دم میرا 25
جس وقت کہ تن جاں سے جدا ٹھیریگا 26
اک آن کی دنیا ہے فریبی دنیا 27
دنیائے طلسمات ہے ساری دنیا 28
تاچند کلیسا و کنشت و محراب 29
ماتھے پہ عیاں تھی روشنی کی محراب 30
اک جُرعہ مئے ناب سے کیا پائے گا 31
تاچند کلیسا و کنشت و محراب 32
ماتھے پہ عیاں تھی روشنی کی محراب 33
دنیا نے تو کر دیا مجھے خانہ خراب 34

www.ksars.org

مئے خانہ کے اندر ہیں سبھی مست وخراب 35

مئے خانہ کے گوشے سے نمایاں مہتاب 36

خانے ہیں دماغ کے وہ خالی ہیں سب 37

ہر ذرہ میں ہے لوح کی تحریر کا باب 38

دنیا تو یہ کہتی ہے کہ مستی ہے شراب 39

یہ جو آج ہو رہا ہے ساقی لبِ کشت 40

ساقی ہے شب برات پانے کی رات 41

یوں کہنے کو کہتے ہیں مفکر ہر بات 42

ہو جھونپڑی یا قلعہ تری ملکیت 43

اہرام فراعین کا مدفن ہیں آج 44

ساقی کا لب لعل گہر بار ہے آج 45

جو شاہ کئی ملک سے لیتے تھے خراج 46

تُو آج خُدا را کل کے بارے میں نہ سوچ 47

کل عمر گذر گئی زمین پر ناشاد 48

ہر ذرّہ ہے ایک خاص نمو کا پابند 49

آدم کو بنایا ہے لکیروں میں بند 50

ساقی وہی مے لا جو ہمیں آئے پسند 51

ساقی ترے میکدے میں اتنی بیداد 52

www.ksars.org

اس بات پر سب غور کریں گے شاید 53

یہ طاق یہ ٹوٹے ہوئے دَر اور دیوار 54

کہتا ہے مجھے ایک زمانہ کافر 55

میں کیا کہوں یہ عقدہ تو کھلے گا آخر 56

اب دیکھنا کیا ہے کربلا کے اندر 57

یہ بات مگر بھول گیا ہے ساغر 58

اچھی ہے بری ہے دہر فریاد نہ کر 59

ساقی! ترا مخمور پئے گا سو بار 60

کل روزِ ازل یہی تھی میری تقدیر 61

ساقی ترے قدموں میں گزرنی ہے عمر 62

آدم کا کوئی نقش نہیں ہے بے کار 63

حق یہ ہے کہ بے خودی خودی سے بہتر 64

جبتک کہ ہے چاندنی میں ٹھنڈک کی لکیر 65

پتھر کا زمانہ بھی ہے پتھر میں اسیر 66

مٹی سے نکلتے ہیں پرندے اڑ کر 67

معلوم ہے تجھ کو زندگانی کا راز 68

مٹی کی لکیریں ہیں جو لیتی ہیں سانس 69

ہر چیز خیالات کی ہے پیمائش 70

www.ksars.org

ساقی کا کرم ہے میں کہاں کا مئے نوش 71

یہ جانتی ہے کیوں ہیں فرشتے روپوش 72

بے بادہ رہوں اور میں واللہ غلط 74

مٹی کی بناوٹ کا ہے اک نام دماغ 75

اے کاسہ گر اک سر بھی ہے تیری املاک 76

جس پردے میں دیکھتا ہوں پر دا ہے الگ 77

آنا مرے اختیار میں نہ جانا غافل 78

انسان ہے اسی خاک کے نقطوں کا جال 79

ہے چاندنی رات ٹوٹ گئے سارے اصول 80

افلاک سے تجھ کو یہ اُمیدیں ہیں فضول 81

مٹی ہے چمٹنے کو چمٹتی ہے عظیم 82

چہرہ جسے دیکھیں تو کہیں ماہِ تمام 83

اک دم جو ہے موجود غنیمت ہے عظیم 84

کیا لوح و قلم میں ہے تعلق باہم 85

یہ بود و نبود کیا ہے کس کو معلوم 86

دانائی کے انداز نرالے ہیں عظیم 87

مہ خانہ میں ہیں ساقی و مینا باہم 88

گم ہو گیا بس اس کے سوا کیا معلوم 89

www.ksars.org

اک آن میں دنیا سے اُٹھیں گے ہم تم 90
آثار قدیمہ کی نہیں دیواریں 91
اس کنج خراب میں ہوا پیدا میں 92
زلفیں ہیں ہزار مشک اور عنبر ہیں 93
مٹی سے بنی ہوئی ہے سب کی گردن 94
مٹی میں کہیں ان کے نشان رکھے ہیں 95
ایک ملک سا ہے کہ بلائیں ہیں جہاں 96
خاکستر دل کا آشیانہ ہوں میں 97
خوشبوئے رُخ دوست ہے پیرہن میں 98
جو تو نے بنا دیا وہ بندہ ہوں میں 99
بیداری میں کٹ جاتی ہیں اکثر راتیں 100
باغوں میں جو قمریاں ہیں سب مٹی ہیں 101
معلوم نہیں اُڑ کے کدھر جاتے ہیں 102
یہ ماہ رُخوں کے ولولے کتنے ہیں 103
اَپنوں کی طرف دیکھ کے رہ جاتا ہوں 104
جو سلسلہ پینے کا ہے بالائے زمین 105
دنیا وہ نگر ہے کہ جہاں کچھ بھی نہیں 106
مٹی سے گلاب و یاسمیں بنتے ہیں 107

www.ksars.org

دُنیا میں پریشان بہت دیکھے ہیں 108
مٹی کی لکیروں میں ہزاروں در ہیں 109
اِک عُمر گذر گئی فراقِ دل میں 110
اک وہم ہے جس کو کہکشاں کہتے ہیں 111
کہتی ہے یہ مٹی بھی بہت سی باتیں 112
ذرات جبین زرفشاں بنتے ہیں 113
مئے خانہ ہے یہ ساقی کا سایہ ہے جہاں 114
اب ذکر زمین و آسماں کیوں کر ہو 115
انجان ہی جسم میں بسایا مجھکو 116
جن قبروں میں ہیں شاہ گدا ہم پہلو 117
وہ کاخِ بلند آج شکستہ ہے جو 118
دنیا سے ہے اُمید، وفا کی تجھکو 119
برسات کا موسم آگیا ہے لَب جو 120
یہ ریت کی دُنیا ہے عجب افسانہ 121
ذرات میں شاہوں کا سراپا ہے یہ 122
ساقی نہ پلائی ہے مجھے وہ بادہ 123
اجزائے صُراحی سے بنا مئے خانہ 124
یا خاک کا ساغر ہی رہوں گا ساقی 125

www.ksars.org

جو عُمر تھی مے خانہ میں گذری ساقی 126

مٹی کا پیالہ ہے عجب اے ساقی 127

ہے عُمر تمام تلخ کام اے ساقی 128

رہنے دے یہیں مست و خراب اے ساقی 129

یا مثلِ حباب ٹوٹنا ہے ساقی 130

دو چار نفس کا ہے زمانہ ساقی 131

مٹی کی یہ مورت ہے یہ سب ٹوٹے گی 132

یہ سرو ہیں سب سرو قدوں کی مٹی 133

جلوہ نہ سہی وادی ایمن ہی سہی 134

معلوم ہے تجھ کو ماحصل اے ساقی 135

پیتا ہی رہوں گا تا اجل اے ساقی 136

وا ہو نہ سکا کسی پہ یہ راز ہستی 137

ہے ظرفِ مکاں ظرفِ زماں اے ساقی 138

اِک آن ہے کل عمرِ جہاں اے ساقی 139

ہے زیرِ زمیں بھی شہر کی آبادی 140

ہر لفظ کا مشرق ہے نہ مغرب ساقی 141

انسان ہے اک صیدِ زبوں اے ساقی 142

دس لاکھ برس جو چل چکا ہے وہ بھی 143

www.ksars.org

یہ حال نہیں تجھ پہ نمایاں ساقی 144

گذرا جو گذر گیا ہے اب اے ساقی 145

اَب عُمرِ ضعیفی کی ہے میری ساقی 146

اک چاندنی رات کا ہے پینا ساقی 147

یہ دورِ جہاں کیا ہے بتا اے ساقی 148

مے خانہ میں چاندنی بھی ہے سایہ بھی 149

ہے وقتِ سحر شراب ناب اے ساقی 150

اٹھی ہیں شبِ غم کی گھٹائیں ساقی 151

جتنی بھی پلا سکے پلا دے ساقی 152

اک آن کی دنیا ہے فریبی دنیا 153

کٹ پتلی ہے یہ نوع ہماری ساقی 154

رہنے دے یہیں مست و خراب اے ساقی 155

یہ عمر کی منزل ہی کڑی ہے ساقی 156

یہ ساغر و کوزہ و سبو اے ساقی 157

کچھ گھاس کے پتوں میں اُگی ہے مٹّی 158

محمود ہو حامد ہو کہ زید اے ساقی 159

شاہوں کا رہا نہ سَر نہ تاج اے ساقی 160

جلدی میں ہے عمر اپنی یہاں اے ساقی 161

www.ksars.org

اک آن ہے میخانہ کی عمر اے ساقی 162

میخانہ میں آملک سلیماں یہ ہے 163

کہتا ہے کوئی غمزدگی اچّھی ہے 164

جو ہونا ہے بیجا کہ بجا ہونا ہے 165

واعظ نے بنا لئے ہیں چند افسانے 166

رنگیروں کے پیروں میں لگیں گے کانٹے 167

جب تیر مشیت ہے ستم سہنے دے 168

مِٹّی ہی میں دالان ہیں محرابوں کے 169

عنوان مشیت کہیں ٹل سکتا ہے؟ 170

اک ورقہ کتاب ہے یہ دنیا کیا ہے 171

مِٹّی کا بنا ہوا لب احمر ہے 172

آنا ہوا مرا کہ جانا جلدی میں ہے 173

تھوڑے سے ہیں ان میں شہر کے پیانے 174

جب آنکھ شُبہ کرنے شبہ کس کا ہے 175

کتنے ہی خم و سبو و میخانہ بنے 176

سو سال ہوں سو دَم ہوں گزر جائیں گے 177

یہ مِٹّی یہ کوزہ ہے یہ کوزہ گر ہے 178

شاید کے اَجل کو بھی اَجل آجائے 179

www.ksars.org

یہ کون بتائے کہ وہاں جاتا ہے 180
افلاک کا ہے ستم ستم بھی کیا ہے 181
مِٹّی کے لباس میں چھپایا ہے مجھے 182
بے بادہ تو آرام کہاں رکھا ہے 183
مرنے جینے میں فاصلہ کتنا ہے 184
دو چار قدم عدم سے آنا ہے مجھے 185
آنا ہے ترا عالم روحانی سے 186
پامال ہوئے اس قدر میخانے 187
انسان کا غرور اقتدار وزر ہے 188
آدم تو بس اک حالِ زبوں لایا ہے 189
اک آتش سوزاں ہے جہاں دیکھو گے 190
ے خانہ پہ ہر سمت گھٹا چھائی ہے 191
مجھ پر عجب احسان کیا ساقی نے 192
انساں نے کھویا ہے نہ کچھ پایا ہے 193
مِٹّی میں کسی روز مجھے ملنا ہے 194
اندھیر شبِ غم کا جہاں ہوتا ہے 195
دنیا میں ہی یہ نشو ونما پاتا ہے 196
واللہ کہ یہ خود کو نہیں پہچانے 197

www.ksars.org

کیابات کو تلوار نہیں کرسکتے 198

ساقی نے کیاہے مجھے ساغر میں اسیر 199

کیاعلم کہ کب جہاں سے ہم اٹھتے ہیں 200

کیایوں ہی یہ خدمت سبو کرتے ہیں 201

www.ksars.org

دیباچہ

رباعیات قلندر بابا اولیاء

شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری فردوسی تصوف کے بارے میں فرماتے ہیں:

"غور و فکر کے نتیجے میں یہ بات منکشف ہوتی ہے کہ تصوف کی ابتدا حضرت آدمؑ سے ہوئی اور حضرت آدمؑ زمین پر پہلے صوفی ہیں۔"

ایک عصری محقق ڈاکٹر مصطفیٰ حلمی نے۔"الحیات الروحیہ فی الاسلام" میں تصوف کی ابتدا کے بارے میں لکھا ہے۔" کہ اسلام میں روحانی زندگی کا آغاز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے صحابہ ہر بات اور ہر عمل کو اللہ کی طرف منسوب کرتے تھے اور اللہ ہی کی جانب متوجہ رہتے تھے، ان کا جینا مرنا سب اللہ کے لئے تھا۔"

اسلام کا پہلا دور سرکار دو عالمؐ اور ان کے صحابہ کرامؓ کا دور ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام ان کے تربیت یافتہ تھے۔ سیدنا حضور پاکؐ نے اپنے مخصوص شاگردوں کو باطنی علوم منتقل کئے۔ جن کی طرف بے شمار روایتوں میں اشارات ملتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بارے میں ارشاد ہے کہ "تم پر ابو بکرؓ کو فضیلت نماز روزے کی کثرت کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ اس علم کی وجہ سے ہے۔ جو ان کے سینے میں ہے۔"

حضرت عمرؓ کے بارے میں فرمایا۔ "میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے۔" ہوا اور دریا پر حضرت عمرؓ کا تصرف اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ روحانی علوم سے آراستہ تھے۔

حضرت علیؓ کے بارے میں ارشاد ہے ۔ ''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔'' اس میں واضح اشارہ ہے کہ علیؓ تصوف یا علوم باطنیہ کا سرچشمہ ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ۔ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو قسم کے علوم ملے ۔ ایک وہ ہیں جو میں نے ظاہر کر دیئے ہیں اور دوسرے علوم وہ ہیں جن کو میں ظاہر کر دوں تو تم میری گردن اڑا دو گے ۔

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا فرمائے اور زمین کو بھی انہی کی مانند نازل ہوتا رہتا ہے امر ان کے درمیان تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ سورہ الطلاق 11۔

www.ksars.org

حضرت ابن عباس اس آیت کی تفسیر یہ بیان کرتے ہیں کہ۔

"اگر میں اس آیت میں موجود حقائق بیان کردوں تو تم مجھے سنگسار کردوگے اور کہوگے کہ میں کافر ہوں۔ بلاشبہ سرکار دوعالمؐ کے ان تربیت یافتہ حضرات کے سینے روحانیت اور علم حضوری سے لبریز تھے۔

حضور پاکؐ کے صحابہ کی ایک جماعت جو خاص طور پر "اولین صوفیا" کہلانے کی حقدار ہے۔ اصحاب صفہ ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں دنیا کی ہر شے کی نفی کر دی تھی۔ ان لوگوں کے لئے مسجد نبوی میں ایک چبوترہ بنا دیا گیا تھا۔ یہ محترم حضرات حضور پاکؐ کی سرپرستی میں عبادت و ریاضت اور مجاہدہ نفس میں مصروف رہتے تھے۔ روحانی علوم کا حصول ہی ان کی توجہ کا مرکز تھا۔ حضور پاکؐ انہیں پسند فرماتے تھے۔ اور ان کے ساتھ نشست و برخاست کرتے تھے۔ اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ اور لوگوں کو اصحابہ صفہ کا خیال رکھنے کی ہدایت فرماتے تھے۔

اصحاب صفہ نے علوم پھیلانے کے لئے مینارہ نور کا کردار ادا کیا۔ جس کی روشنی میں لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا آسان ہو گیا۔

فقراء کی اس جماعت میں شامل چند مشہور صحابہؓ کے نام یہ ہیں۔

حضرت بلالؓ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابو عبید اللہ، بن عامر بن عبد اللہ الجراحؓ حضرت عبد اللہ ابن مسعود اور ان کے بھائی حضرت عقبہ بن مسعودؓ حضرت مقداد بن اسودؓ حضرت خبابؓ حضرت مہیبؓ حضرت عمرؓ کے بھائی زید بن الخطاب، حضرت ابو درداؓ حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ وغیرہ وغیرہ۔

پانچویں صدی ہجری کے ایک بزرگ ابوالقاسم نے رسالہ قشیریہ میں تاریخ تصوف کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ۔ "عالمین میں حضور پاکؐ کی صحبت سے بڑھ کر کوئی اور شرف نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کے ساتھیوں نے اپنے لئے صحابہ کے لفظ کا انتخاب کیا۔

صحابہ کے صحبت یافتہ لوگوں نے اپنے لئے تابعین کا نام پسند کیا اور پھر ان کے بعد والوں نے اپنے لئے اسی مناسبت سے اتباع التابعین کا نام منتخب کیا۔ اس کے بعد جن لوگوں کو دینی امور کے ساتھ خاص لگاؤ ہوتا۔ وہ "زاہد" اور "عابد" کے نام سے موسوم ہوئے۔

تبع تابعین کے بعد جن لوگوں نے تزکیہ نفس سے خود کو حوادث زمانہ اور غفلت سے محفوظ رکھا اور روحانی علوم حاصل کرنے کی جدوجہد کی۔ وہ صوفی کے نام سے پہچانے گئے۔

ان بزرگوں کے لئے صوفی کا لقب دوسری صدی ہجری سے پہلے عام ہو گیا تھا۔

www.ksars.org

علوم باطنیہ کے بارے میں حضور پاکؐ اور صحابہ کرامؓ کے اقوال و ارشادات اور واقعات بہت سی کتابوں میں موجود ہیں۔ حضرت داتا گنج بخش کی کتاب کشف المحجوب میں ہے کہ۔"تصوف کو صحابہ کرام اور ان کے تابعین کے زمانے میں نہایت ہی وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ تصوف کے متعلق ہر دور میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھا جاتا رہا ہے۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔ کہ تصوف درویشی اور فقیری کا نام ہے اور صوفی وہ ہے جو تصوف کے طریق کو اپنا کر اپنی ذات سے فانی ہو کر اللہ کی ذات سے بقا حاصل کر لے۔

مشائخ کا ایک گروہ کہتا ہے کہ صوفی وہ ہے۔ جو اصحاب صفہ سے محبت کرتا ہے اور ان کی تقلید میں زہد و عبادت کی راہ اختیار کرے۔ اہل باطن نے تصوف کو جن الفاظ میں بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ کہ تصوف ایک حال ہے۔ جو روحانی ادراک سے پیدا ہوتا ہے اور اس ادراک کا محرک عشق الٰہی ہے۔ عشق الٰہی کی تجلیات جب روح سے متصل ہوتی ہیں۔ تو یہ ادراک جسم مثالی میں داخل ہو جاتا ہے۔ جس طرح پن چبھنے سے درد کی لہر سارے جسم میں دوڑ جاتی ہے۔ اسی طرح عشق الٰہی کا سرور روح کے ادراک میں سرائیت کر جاتا ہے۔ عشق کا یہ انجذاب نفس انسانی کو جذب و مستی میں ڈبو دیتا ہے۔ یہی جذب و مستی وہ حال ہے۔ جس میں قلب کی نگاہ اپنے آپ کو دیکھ لیتی ہے۔ نگاہ کا ہر درجہ تصوف کا ایک مقام ہے۔ بلاشبہ اس حال کا طاری ہونا منجانب اللہ ہے۔ صحابہ کرام اور صحابہ کرام کی طرز فکر کو اپنانے والوں کے اندر یہ خوبیاں موجود تھیں اور ہیں، کہ ان کے قلوب اللہ تعالیٰ کے عشق میں سرشار رہتے ہیں۔ اللہ کا عشق رسول اکرمؐ کی صحبت اور ان کے انوار و تجلیات کو جذب کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

حضور پاکؐ کا ارشاد ہے۔ "مر جاؤ مرنے سے پہلے۔" یعنی مرنے کے بعد کی زندگی سے اسی دنیا میں واقفیت حاصل کرو۔"

"ہر نفس کو موت کے مرحلہ سے گزرنا ہے۔(قرآن)

اس کا مفہوم یہ ہے کہ موت آنے سے پہلے، موت سے واقف ہونا ضروری ہے۔

خلفائے راشدین کے دور میں تصوف کا تذکرہ اس لئے نہیں ملتا کہ ان کے لطائف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربت سے رنگین تھے قرن اول تک ان کے لئے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسوہ حسنہ مشعل راہ بنا رہا۔۔۔ ان کے شب و روز سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گزرتے تھے۔

قرن ثانی میں مسلمانوں کی دنیاوی و روحانی زندگی میں بے شمار تبدیلیاں آنا شروع ہو گئیں۔۔۔ یہ دور 661ء سے لے کر 850ء تک کا ہے۔ جس میں خلافت، بادشاہت میں تبدیل ہو گئی۔ عیش و عشرت اور جاہ طلبی حکمرانوں کا مقصد حیات بن گئی۔ عوام الناس کو ظلم و ستم کی چکی میں پیسا جانے لگا۔

اس پس منظر میں صوفیا کی پہلی جماعت کھل کر سامنے آئی بصرہ اور کوفہ، جہاں اموی خلفاء نے ظلم و ستم کی انتہا کر دی تھی۔ تصوف کے سب سے پہلے مرکز بنے۔ دنیا طلبی، عیش و عشرت تشدد و بربریت، غرور و برتری چونکہ دین اسلام کے بالکل منافی

www.ksars.org

باتیں تھیں۔ اس لئے اس دور کے صوفیا کرام توبہ، استغفار اور خشیت الٰہی پر بہت زیادہ زور دیتے تھے۔ تاکہ ان کے نفوس دنیاوی لذتوں کے بجائے پیغمبرانہ طرز فکر کو اپنا کر اللہ کے راستے پر گامزن ہو جائیں۔ وہ سرکاری ملازمت اور خلفاء کی صحبت سے اجتناب کرتے تھے۔ تاکہ حکام کے ناجائز احکامات پر عمل کرنے کے سے بچے رہیں۔ وہ لوگوں کو بھی امراء اور خلفاء کی صحبت سے دور رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ تاکہ دنیا میں لوگ وظیفہ اعضاء پورا کرتے ہوئے اللہ کی جانب راغب رہیں۔ اس دور کے چند مشہور اولیاء کرام کے نام یہ ہیں:

حضرت اویس قرنیؓ حضرت داؤد طائی، حضرت حسن بصری، حضرت رابعہ بصری حضرت مالک بن دینا، حضرت محمد واسع، حضرت حبیب عجمی، حضرت خواجہ فضیل بن عیاض، حضرت ابراہیم بن ادھم وغیرہ۔

یہ بزرگ کھانا کم کھاتے۔ سادہ لباس پہنتے اور یاد الٰہی میں منہمک رہتے تھے۔ وہ مادی زندگی کی اہمیت کو سامنے رکھ کر اعتدال کے راستے پر چلنے کی ترغیب دیتے تھے۔

ان قدسی نفوس حضرات نے لوگوں کی انحطاطی روش کو پہچان لیا تھا۔ کہ رسول اکرمؐ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں عام لوگوں کی توجہ کا مرکز اللہ کی ذات اور پیغمبر کی ذات تھی۔ جو ان کے درمیان اللہ کے بتائے ہوئے اصولوں کا عملی نمونہ بن کر موجود تھے۔ مگر ان کے بعد لوگوں کی توجہ کا مرکز اللہ کی بجائے دنیا بن گئی۔ جس کی وجہ اس دور کے صوفیہ نے ان تمام چیزوں سے کنارہ کر لیا جو چیزیں اس راہ میں مانع تھیں۔ اس طرح ان کا ذہنی، قلبی اور روحانی رابطہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے ساتھ قائم رہا۔ "جو لوگ ہماری راہ میں جدوجہد کرتے ہیں ہم ان پر اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔" (قرآن)

اس ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ان قدسی حضرات کو اپنی ذات سے قریب کر کے انہیں اپنی صفات سے آراستہ کر دیا اور وہ وارثین انبیاء کہلائے۔ ان پر روحانی ادراک اور مشاہدات کے ذریعے معرفت الٰہی کے دروازے کھل گئے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم کا مشہور واقعہ ہے۔

کہ ایک بار آپ دجلہ کے کنارے بیٹھے اپنی گدڑی سی رہے تھے کہ ایک شخص نے پوچھا، شیخ ابراہیم! بلخ کی سلطنت چھوڑ کر آپ کو کیا ملا۔ آپ نے سوئی دریا میں ڈالی اور اشارہ کیا تو مچھلی دجلہ سے باہر آئی۔ اس کے منہ میں سوئی تھی۔ آپ نے اس شخص کو کہا کہ بلخ کی سلطنت چھوڑ کر جو ادنیٰ بات مجھے حاصل ہوئی وہ یہ ہے۔

روحانی علوم کے ماہرین حضرت علیؓ، امام زین العابدینؒ، امام باقرؒ اور امام جعفر صادقؒ نے روحانی ادراک کے ذریعے وارد ہونے والے کشف و الہام، مشاہداتِ غیبی اور وجد و کیفیات کی تشریح کر کے لوگوں کو صحابہِ کرامؓ کے درجات سے آگاہ کیا۔ تاکہ لوگوں کے اندر علوم ربانی کو جاننے کا ذوق پیدا ہو اور لوگ دنیا کی جانب سمٹنے کی بجائے اپنے رب کی جانب قدم بڑھائیں۔ امام ابو بکر بن ابو اسحاق نے چوتھی صدی ہجری میں بخارا میں اپنی تصنیف میں ان وارثین انبیاء کا تذکرہ کیا ہے۔

www.ksars.org

ان کے علاوہ اہل خراساں اور اہل جبال میں سے ابویزید طیفور یہ بنی عیسیٰ بسطامی ابو حفص حداد نیشاپوری، احمد بن خضرویہ بلخی سہیل بن تشتری یوسف بن حسین رازی، ابو بکر طیار میری علی بن سہیل الازہر دااصفہانی اور ان کے علاوہ چند اور حضرات کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے۔ جنھوں نے تصوف کی تعلیمات کو صحابہ کرام کے کشف والہام کی روشنی میں لوگوں تک پہنچایا۔ تقریباً دو سو پچاس ہجری تک وارثین انبیاء اپنے روحانی تصرفات اور وجدانی کلام کے ذریعے لوگوں میں روحانی شعور بیدار کرتے رہے۔ اس دور میں تقریباً پچیس فیصد لوگوں میں روحانی شعور بیدار تھا۔ پھر اس کے بعد یہ تعداد کم ہوتی چلی گئی۔ کیونکہ لوگ درویشانہ سادہ زندگی کی چکا چوند اور زیب وزینت کو ترجیح دینے لگے تھے۔ زمانے کی بدلتی روش کے ساتھ ساتھ حصول علم کے تقاضے بھی تبدیل ہو گئے۔

صوفیا کی دوسری جماعت اس وقت سامنے آئی جب خلفائے عباسیہ بالخصوص مامون الرشید نے یونانی فلسفہ و حکمت کو رواج دیا۔ یونانی فلسفیوں کی کتابوں کے ترجمے عربی میں کئے گئے۔ جس کے نتیجے میں اسلامی معاشرے میں زبردست انتشار پیدا ہوا۔ ذات وصفات باری تعالیٰ، علوم قرآنی اور معجزات، اخروی زندگی اور معراج جیسی حقیقت کو یونانی فلسفہ و حکمت کی عینک سے دیکھا جانے لگا۔ اس طوفان کے آگے اس دور کے مشہور صوفیاء حضرت جنید بغدادی حضرت بایزید بسطامی اور حضرت ذالنون مصری نے بند باندھا۔ انہوں نے عقلی وباء کا مقابلہ عشق کی دوا سے کیا۔ جہاں پہلے دور کے صوفیا نے ظلم وجور اور شقاوت قلبی کا مقابلہ خشیت الٰہی سے کیا تھا۔ وہاں ان بزرگوں نے مادی عقلیت کے بت کو عشق الٰہی سے پاش پاش کر دیا۔ اسلامی معاشرے میں ذہنی انتشار کو روحانی قوت سے ختم کیا تزکیہ قلب اور اصلاح باطنی کے لئے کتابیں تصنیف کیں۔ انہوں نے بتایا کہ شریعت و طریقت میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ دونوں قوانین الٰہیہ کے ذریعہ نافذ العمل ہیں۔ باطنی حواس سے ان قوانین کو سمجھا جاسکتا ہے۔

امام غزالی (406ھ 505) آپ کی تصانیف میں "احیائے العلوم" بہت اہم کتاب ہے۔ آپ نے تحقیق حق کی تلاش میں تمام مذاہب کا مطالعہ کیا۔ جب کہیں سے حقیقت حال منکشف نہیں ہوئی تو آپ نے تصوف کا راستہ اختیار کیا۔ سخت ریاضت کے بعد جب آپ حقیقت سے واقف ہوئے تو آپ نے معاشرے کے اخلاقی زوال کی اصلاح کے لئے یہ کتاب لکھی۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (476ھ سے 562ھ) نے سلسلہ قادریہ کی بنیاد رکھی۔

آپ کی تصانیف، "غنیتہ الطالبین" "الفیوضیات الربانیہ" "فتوح الغیب" اور فتح ربانی" مشہور ہیں۔

شیخ نجیب الدین عبدالقادر سہروردی علوم ظاہریہ اور باطنیہ دونوں کے معلم تھے آپ سہروردیہ سلسلے کے بانی ہیں۔ شیخ محی الدین عربی (637ھ) دنیائے تصوف میں شیخ اکبر کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ اسپین میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہیں۔ مولانا جامی کی تحقیق کے مطابق پانچ سو تصانیف ہیں۔ ان میں سے ایک سو پچاس کے قریب کتب اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ وحدت الوجود کی اصطلاح آپ کی رائج کردہ ہے۔

www.ksars.org

شیخ شہاب الدین سہروردی ابن عربی کے ہم عصر تھے۔ آپ نے "عوارف المعارف" تصنیف فرمائی جس میں خانقاہی نظام اور تصور کی بنیادی باتوں پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ حضرت بابا فرید گنج شکر اپنے خاص مریدوں کو اس کتاب کا درس دیا کرتے تھے۔ شیخ سعدی آپ کے خاص مریدوں میں سے تھے۔

حضرت نجم الدین کبریٰ حضرت ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ نے عربی اور فارسی میں نظم و نثر کی کئی کتابیں لکھی ہیں۔ بارہویں صدی عیسوی کے ان ممتاز صوفیا کے ساتھ اس صدی کے ان صوفی شاعروں کا تذکرہ بھی ضروری ہے۔ جن کی شاعری نے تصوف کی ترقی و ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ ان میں حکیم سنائی حضرت خواجہ فرید الدین عطار اور حضرت نظام گنجویٰ بہت زیادہ مشہور ہیں۔

عراقی حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانی سہروردی کے مرید تھے۔ دمشق میں شیخ اکبر محی الدین ابن کے پہلو میں مدفون ہیں۔ آپ نے ایک مثنوی "عشاق نامہ" تحریر فرمائی ہے جو اب نایاب ہے۔ نثر میں ایک کتاب "لمحات" تحریر فرمائی۔ جو اپنی نوعیت کی ایک بے مثل کتاب ہے۔ اوحدی سات ہزار اشعار پر مشتمل آپ کی "نظم جام جم" بہت مقبول ہوئی۔

شیخ سعدی نے ظاہری تعلیم ابو الفرح جوزی سے حاصل کی اور باطنی تعلیم کے لئے شیخ شہاب الدین سہروردی کی شاگردی اختیار کی۔ اخلاقی شاعری میں آپ امتیازی حیثیت کے حامل ہیں۔ عالم باعمل مولانا جلال الدین رومی کو حضرت شمس تبریزی کی نگاہ التفات سے علوم باطنی حاصل ہوئے۔ مثنوی روم کی شہرت و عظمت سے تمام دنیا واقف ہے۔

تیرہویں صدی عیسوی کے بعد تصوف کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ مگر اس کے بنیادی فلسفے اور عملی پروگرام میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔

حضرت امام غزالی، حضرت محی الدین ابن عربی اور حضرت شہاب الدین سہروردی نے جو کچھ مرتب فرمایا تھا۔ آئندہ کئی صدیوں تک اس میں کوئی اضافہ نہ ہوا۔ حضرت محی الدین عبدالقادر جیلانی جب دنیا میں تشریف لائے اور آپ نے دین کے مردہ جسم میں زندگی دوڑا دی۔ اللہ کے کلام کے مطابق دین کی تعریف اور معنی تلاش کئے۔ آپ نے قصائد غوثیہ میں تصوف کے اسرار و رموز واشگاف الفاظ میں بیان فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت غوث پاک کے روپ میں محی الدین کو دنیا میں بھیج دیا۔ آپ نے اس دور کے شعوری تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اور علمی ذوق کو مد نظر رکھ کر روحانی علوم کا زیادہ مظاہرہ کیا۔ اس طرح کہ آپ نے اپنے مشاہداتی تجربات بھی بیان فرمائے کشف و کرامات کا بھرپور اظہار بھی کیا اور اس کے ساتھ ہی روحانی علوم سے بھرپور کتابیں بھی تصنیف کیں۔ غرض یہ کہ آپ نے دین کے کسی بھی شعبے کو نظر انداز نہیں کیا اور ان کی عملی اور روحانی توجیہہ بیان کر دی۔ تاکہ دین کے کسی بھی مسئلے کا مفہوم غلط نہ سمجھا جائے۔

تاریخ شاہد ہے کہ پانچویں صدی ہجری سے آٹھویں صدی ہجری تک کا دور تصوف کا بہترین دور ہے۔ آٹھویں صدی ہجری کے بعد تصوف کی مقبولیت میں اضافہ ہوا اور انہی بنیادی اصولوں پر چلتا رہا۔ جو اس سے پہلے دور میں رائج تھے۔ جب ساری دنیا میں مسلمان

www.ksars.org

پھیل گئے اور غیر مسلموں کے ساتھ جنگوں کا سلسلہ بڑھ گیا۔ تو تصوف کے علمی ذخیرے کو بہت نقصان پہنچا۔ بغداد جو علوم کا مرکز تھا۔ تاتاریوں نے اسے آگ لگادی اور چن چن کر تصوف کی وہ نادر کتب جلاڈالیں۔ جو آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ بننے والی تھیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ترویج و تدوین کا کام رک گیا اور لوگوں کا رجحان تصوف و روحانیت سے ہٹ کر صرف دنیاداری کی طرف ہو گیا۔ ہم جب گزشتہ پانچ سو سال کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو یہ نظر آتا ہے کہ اس دور میں نسل انسانی نے فنون لطیفہ میں عروج حاصل کیا اور اس کے ساتھ ساتھ کئی نئی ایجادات سامنے آتی رہیں۔ سیر و سیاحت اور ذرائع آمدورفت کے نئے اور آسان ذرائع عمل میں آگئے۔ اس کے علاوہ خبر رسانی میں آسانیاں پیدا ہو گئیں۔ جو شعوری ارتقاء کے لئے مفید ثابت ہوئیں۔ آدم کا شعور دنیاوی راحت و آرام کا متلاشی ہے۔ شعوری ارتقاء اسی وقت ہوتا ہے۔ جب ایجادات ہوں۔ نت نئی ایجادات سے لوگوں کی طرز فکر بدلنے لگی۔ دنیاوی تقاضوں کی تکمیل ہی مقصد حیات بن گئی۔ نفس کو ضرورت سے زیادہ دنیاوی آرام و راحت مل جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع نہیں کرتا۔ جب اس دور کے صوفیا نے لوگوں کی یہ حالت دیکھی تو بادشاہوں کے درباروں میں بھی جانے سے دریغ نہیں کیا تاکہ لوگوں کو عبادت و ریاضت کی جانب توجہ دلائیں۔ مگر وہ لوگوں کی طرز فکر تبدیل نہیں کر سکے تو انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔

ڈیڑھ سو سال سے سائنس ترقی پذیر ہے۔ یہ دور عقل انسانی کے لئے عروج کا دور کہلاتا ہے۔ کل تک جو چیزیں غیب تھیں آج شہود بن چکی ہیں فاصلے سمٹ گئے ہیں اور اس نظام کے ذریعے دور دراز کی آوازیں سننا اس طرح ممکن ہو گیا ہے جیسے ایک کمرہ میں بیٹھ کر لوگ باتیں کرتے ہیں۔ زمین کے اندر، اور آسمان کے نیچے کیا ہے، یہ دیکھنا ممکن العمل بنادیا گیا ہے لیکن اس عروج کے ہوتے ہوئے بھی انسانی ذہن مصیبت میں مبتلا ہے۔ سکون ختم ہو گیا ہے بیماریوں نے ان کو جکڑ لیا ہے۔ ہر شخص بے چین اور پریشان ہے۔ خوف اور عدم تحفظ کے احساس نے نوع انسانی کو زندہ درگور کر دیا ہے، سرمایہ دارانہ نظام کے ٹھیکیداروں نے عوام کو اپنا غلام بنالیا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے جب بھی عوام کو لقمہ تر سمجھ کر نگلنے کی کوشش کی گئی اور لوگوں کے لئے آزاد زندگی کی راہیں مسدود کر دی گئیں۔ نظام الٰہی کے تحت قدرت کے نمائندے سامنے آئے اور طاغوتی قوتیں جہنم واصل ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ رب العالمین نسل انسانی کی بقا چاہتے ہیں اور نسل انسانی کی بقا کا انحصار "توحید" پر اجتماع ہے۔ مادیت کا جب غلبہ ہو گیا اور اللہ کی مخلوق بیزار، بے حال، بے آرام اور فنا ہونے لگی تو اللہ کی رحمت حرکت میں آئی اور خالق نے مخلوق کے لئے ایک نجات دہندہ بھیجا۔ جو موجودہ حالات اور تقاضوں کے مطابق لوگوں کو سکون و آشتی کے راستے پر چلائے اور ظاہری تعلیمات کے ساتھ ساتھ روحانی اور باطنی علوم سکھائے۔ اس صدی کی یہ عظیم المرتبت ہستی ابدال حق قلندر بابا ولیاء ہیں جو حضرت بابا تاج الدین ناگپوری کے نواسے اور تربیت یافتہ ہیں۔ عظیم روحانی سائنسدان قلندر بابا اولیاء نے رباعیات لکھ کر نوع انسانی کو تباہی کے غاروں سے نکلنے کا راستہ دکھایا ہے۔

حسن اخریٰ سید محمد عظیم برخیا المعروف قلندر بابا اولیاء سادات میں سے ہیں۔ آپ کا خاندانی سلسلہ حضرت امام حسن عسکریؑ سے جاملتا ہے۔ قصبہ خورجہ ضلع بلند شہر یوپی بھارت (1898) میں پیدا ہوئے۔ علی گڑھ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ پھر اپنے نانا حضرت بابا تاج الدین ناگپوری کے پاس نو سال تک مقیم رہ کر روحانی تربیت حاصل کی۔ آپ کی تصنیفات میں اسرار و رموز کا خزانہ "لوح و قلم" علم و عرفان کا سمندر "رباعیات قلندر بابا اولیاء" اور ماورائی علوم کی جیہا پر مستند کتاب "تذکرہ تاج الدین بابا" ہیں۔ حضور قلندر بابا اولیا کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق روحانی اور ماورائی علوم کو نظم اور نثر دونوں میں پیش کیا ہے۔

www.ksars.org

یہ بات علی اعلان کہی جاسکتی ہے کہ آٹھویں صدی ہجری کے بعد چودھویں صدی ہجری میں تصوف پھر ایک نئے دور میں داخل ہوا ہے اور اس نئے دور میں تصوف کی راہ پر چلنے والوں کی قیادت حضور قلندر بابا اولیاء کر رہے ہیں۔ چودہ سو سال میں بتدریج نشوونما کے بعد آج تصوف اس دور میں داخل ہو چکا ہے۔ جس دور میں قرآن کے سربستہ رازوں کو کھول کر بیان کرنا آسان ہو گیا ہے۔ کائناتی فارمولوں سے پردے اٹھائے جارہے ہیں اور کائنات کی تخلیق میں کام کرنے والے انتظامی امور کو سمجھنے کی صلاحیت ابن آدم کے اندر پیدا ہو گئی ہے۔ گویا آدم کے اندر خلافت اور نیابت کا ذہن متحرک ہو گیا ہے۔ جب آدم دنیاوی خلافت کے ذہن سے کام کرتا ہے تو ایجادات ظہور میں آتی ہیں اور جب آدم اللہ کی نیابت کے ذہن سے کام کرتا ہے تو کائناتی فارمولوں اور غیب میں کام کرنے والے عوامل کے اندر کام کرتا ہے۔ انسانی ایجادات کے علوم سائنسی علوم ہیں اور غیب میں ریسرچ سے قوانین فطرت سے روحانی اور ماورائی علوم سامنے آئے ہیں۔ سائنسی علوم اور روحانی علوم دونوں کا منبع (Source) اللہ تعالیٰ کا امر ہے اور اللہ کے امر کا نزول روح پر ہو رہا ہے۔ انسان اگر قرآن اور آسمانی کتابوں میں غور و فکر کرے تو خود اسے اپنے فطرت کے تمام نظام موجود نظر آئیں گے اور وہ جان لے گا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا مظاہرہ دو رخوں میں ہو رہا ہے۔ ایک رُخ میں مادی اور ظاہری کائنات ہے اور دوسرے رخ میں باطنی کائنات ہے۔ جو انسان کے قلب میں جاری ہے۔ ظاہر اور باطن دونوں میں دیکھنے والی آنکھ انسان کی آنکھ ہے اور اس آنکھ کی بینائی اللہ کا نور ہے۔ یہ نور ہی انسان کے ظاہر اور باطن دونوں مشاہدات کا واسطہ بنتا ہے۔ "رباعیات قلندر بابا اولیاء کے مطالعہ سے انسان کے اوپر سے مادیت کا غلبہ ختم ہو جاتا ہے۔"

تصوف کے قافلہ سالاروں نے ماضی میں جس طرح نثر اور شاعری سے تصوف کی آب یاری کی ہے۔ ان ہی نقوش و قدم پر قائم مرشد کریم حضور قلندر بابا اولیاء نے رباعیات لکھی ہیں۔ قلندر بابا اولیاء کی رباعیات نے نسل انسانی کے اندر ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ یہ رباعیات نوع انسانی کے لئے ورثہ ہے۔ جس کے ذریعہ آدم زاد خلافت و نیابت کا فراموش کردہ مقام دوبارہ حاصل کر سکتا ہے۔

دنیائے طلسمات ہے یہ ساری دنیا

کیا کہیے کہ ہے کیا یہ ہماری دنیا

مٹی کا کھلونا ہے ہماری تخلیق

مٹی کا کھلونا ہے یہ ساری دنیا

خواجہ شمس الدین عظیمی

(خانوادہ سلسلہ عالیہ عظیمیہ)

مراقبہ ہال، لاہور

22، اکتوبر 1995ء

www.ksars.org

محرم نہیں راز کا و گرنہ کہتا

محرم نہیں راز کا و گرنہ کہتا
اچھا تھا کہ اک ذرّہ ہی آدم رہتا
ذرّہ سے چلا، چل کر اجل تک پہنچا
مٹی کی جفائیں یہ کہاں تک سہتا

www.ksars.org

اک لفظ تھا اک لفظ سے افسانہ ہوا

اک لفظ تھا اک لفظ سے افسانہ ہوا
اک شہر تھا اک شہر سے ویرانہ ہوا
گردوں نے ہزار عکس ڈالے ہیں عظیم
میں خاک ہوا خاک سے پیمانہ ہوا

www.ksars.org

معلوم نہیں کہاں سے آنا ہے مرا

معلوم نہیں کہاں سے آنا ہے مرا
معلوم نہیں کہاں پہ جانا ہے مرا
یہ علم کہ کچھ علم نہیں ہے مجھ کو
کیا علم کہ کھونا ہے کہ پانا ہے مرا

www.ksars.org

مٹی میں ہے دفن آدمی مٹی کا

مٹی میں ہے دفن آدمی مٹی کا
پتلا ہے وہ اک پیالہ بھری مٹی کا
میخوار پیئں گے جس پیالے میں شراب
وہ پیالہ بنے گا کل اسی مٹی کا

www.ksars.org

نہروں کو مئے ناب کی ویراں چھوڑا

نہروں کو مئے نابو یراں چھوڑا
پھولوں میں پرندوں کو غزلخواں چھوڑا

افتادِ طبیعت تھی عجب آدم کی
کچھ بس نہ چلا تو باغِ رضواں چھوڑا

www.ksars.org

اک جُرعہ مئے ناب ہے ہر دم میرا

اک جُرعہ مئے ناب ہے ہر دم میرا
اک جرعہ مئے ناب ہے عالم میرا
مستی و قلندری و گمراہی کیا
اک جرعہ مئے ناب ہے محرم میرا

www.ksars.org

جس وقت کہ تن جاں سے جدا ٹھیریگا

جس وقت کہ تن جاں سے جدا ٹھیریگا
دو گز ہی زمین میں تو جا ٹھیریگا
دو چار ہی روز میں تو ہوگا غائب
آ کر کوئی اور اس جگہ ٹھیریگا

www.ksars.org

اک آن کی دنیا ہے فریبی دنیا

اک آن کی دنیا ہے فریبی دنیا
اک آن میں ہے قید یہ ساری دنیا
اک آن ہی عاریت ملی ہے تجھ کو
یہ بھی جو گزر گئی، تو گزری دنیا

www.ksars.org

دنیائے طلسمات ہے ساری دنیا

دنیائے طلسمات ہے ساری دنیا
کیا کہیئے کہ ہے کیا یہ ہماری دنیا
مٹی کا کھلونا ہے ہماری تخلیق
مٹی کا کھلونا ہے یہ ساری دنیا

www.ksars.org

تاچند کلیسا و کنشت و محراب

تاچند کلیسا و کنشت و محراب
تاچند یہ واعظ کے جہنم کا عذاب
اے کاش جہاں پہ روشن ہوتی
استادِ ازل نے کل جو لکھی تھی کتاب

www.ksars.org

ماتھے پہ عیاں تھی روشنی کی محراب

ماتھے پہ عیاں تھی روشنی کی محراب
رخسار و لب جن کے تھے گوہر نایاب
مٹی نے انھیں بدل دیا مٹی میں
کتنے ہوئے دفن آفتاب و مہتاب

www.ksars.org

اک جُرعہ مئے ناب سے کیا پائے گا

اک جُرعہ مئے ناب سے کیا پائے گا
اتنی سی کمی سے فرق کیا آئے گا
ساقی مجھے اب مفت پلا کیا معلوم
یہ سانس جو آگیا ہے پھر آئے گا

www.ksars.org

تا چند کلیسا و کنشت و محراب

تا چند کلیسا و کنشت و محراب
تا چند واعِظ کے جہنم کا عذاب
اے کاش جہاں پہ آج روشن ہوتی
استادِ ازل نے کل جو لکھی تھی کتاب

www.ksars.org

ماتھے پہ عیاں تھی روشنی کی محراب

ماتھے پہ عیاں تھی روشنی کی محراب
رخسار و لب جن کے تھے گوہر نایاب
مٹی نے انہیں بدل دیا مٹی میں
کتنے ہوئے دفن آفتاب و مہتاب

www.ksars.org

دنیا نے تو کر دیا مجھے خانہ خراب

دنیا نے تو کر دیا مجھے خانہ خراب
ساقی نے کرم کیا دیا جام شراب
اس جام میں آسماں زمیں دونوں ہیں
اس جام میں دو جہاں ہیں طاق و محراب

www.ksars.org

مئے خانہ کے اندر ہیں سبھی مست و خراب

مئے خانہ کے اندر ہیں سبھی مست و خراب
مٹّی کے صُراحی بھی ہے غرق مئے ناب
مئے خواروں کے کیا دماغ ہیں مَت پوچھو
جام سرِ جمشید میں پیتے ہیں شراب

www.ksars.org

مئے خانہ کے گوشے سے نمایاں مہتاب

مئے خانہ کے گوشے سے نمایاں مہتاب
سایہ میں خم و سبو کے میکش ہیں خراب
ساغر میں نظر آتا ہے سارا عالم
معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہستی ہے شراب

www.ksars.org

خانے ہیں دماغ کے وہ خالی ہیں سب

خانے ہیں دماغ کے وہ خالی ہیں سب
چیزیں جو نظر آتی ہیں جعلی ہیں سب
ہر لمحہ بدلتا ہے جہاں کا منظر
نظارے بھی آنکھوں کے خیالی ہیں سب

www.ksars.org

ہر ذرہ میں ہے لوح کی تحریر کا باب

ہر ذرہ میں ہے لوح کی تحریر کا باب
ہر ذرہ ہے آئینہ ہستی کا جواب
پڑھ سکتے ہو صاف کل جو ہو گا انجام
ہر ذرہ نے آج کھول رکھی ہے کتاب

www.ksars.org

دنیا تو یہ کہتی ہے کہ مستی ہے شراب

دنیا تو یہ کہتی ہے کہ مستی ہے شراب
لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ہستی ہے شراب
جنت کے معاوضہ میں مل جاتی ہے
ان داموں تو مہنگی نہیں سَستی ہے شراب

www.ksars.org

یہ جو آج ہو رہا ہے ساقی لبِ کشت

یہ جو آج ہو رہا ہے ساقی لبِ کشت
یہ یا تو ہے خواب یا ہے ایوانِ بہشت
پینے کے لئے عُمر ہے جو باقی ہے
جی بھر کے پلا پینا ہے آدم کی سرشت

www.ksars.org

ساقی ہے شب برات پانے کی رات

ساقی ہے شب برات پانے کی رات
یہ رات ہے سوتوں کو جگانے کی رات
جو مانگے گا سائل وہ ملے گا بے شک
یہ رات تو ہے خاص پلانے کی رات

www.ksars.org

یوں کہنے کو کہتے ہیں مفکر ہر بات

یوں کہنے کو کہتے ہیں مفکر ہر بات
سمجھا نہ کوئی آج تلک کیا ہے حیات
ٹوٹی ہوئی دیوار سے در سے شب و روز
ہر مرغ پکارتا ہے ہیہات ہیہات

www.ksars.org

ہو جھونپڑی یا قلعہ تری ملکیت

ہو جھونپڑی یا قلعہ تری ملکیت
لیکن اجل اِک دم کی نہ دیگی مہلت
رکھ کر گڈّھے میں کہیں گے احباب
پائی ہے فلاں ابنِ فلاں نے رحلت

www.ksars.org

اہرام فراعین کا مدفن ہیں آج

اہرام فراعین کا مدفن ہیں آج
سیاحوں سے تحسین کا لیتے ہیں خراج
رفتارِ زمین کی ٹھوکریں کھا کھا کر
مل جائے گا کل تک ان کا مٹی میں مزاج

www.ksars.org

ساقی کا لب لعل گہر بار ہے آج

ساقی کا لب لعل گہر بار ہے آج
رخسار رگِ جان سے دوچار ہے آج
اِک آگ ہی آگ ہے ہر اک جرعہ میں
ساغر میں شراب بھی شرربار ہے آج

www.ksars.org

جو شاہ کئی ملک سے لیتے تھے خراج

جو شاہ کئی ملک سے لیتے تھے خراج
معلوم نہیں کہاں ہیں اُن کے سَر و تاج
البتہ یہ افواہ ہے عالم میں عظیم
اب تک ہیں غبارِ زَر داُن کی افواج

www.ksars.org

تُو آج خُدا را کل کے بارے میں نہ سوچ

تُو آج خُدا را کل کے بارے میں نہ سوچ
آئے گی اَجل، اَجل کے بارے میں سوچ
رشتہ تو ہمارا ہے اَزل سے لیکن
پی اور پلا ازل کے بارے میں نہ سوچ

www.ksars.org

کل عمر گذر گئی زمین پر ناشاد

کل عمر گذر گئی زمین پر ناشاد
افلاک نے ہر سانس کیا ہے برباد
شاید کہ وہاں خوشی مُیسّر ہو عظیم
ہے زیرِ زمیں بھی ایک دُنیا آباد

www.ksars.org

ہر ذرّہ ہے ایک خاص نمو کا پابند

ہر ذرّہ ہے ایک خاص نمو کا پابند
سبزہ کہ صنوبر ہو کہ ہو سرو بلند
انسان کی مٹی کے ہر ایک ذرّہ سے
جب ملتا ہے موقع تو نکلتے ہیں پرند

www.ksars.org

آدم کو بنایا ہے لکیروں میں بند

آدم کو بنایا ہے لکیروں میں بند
آدم ہے اسی قید کے اندر خورسند
واضح رہے جس دم یہ لکیریں ٹوٹیں
روکے گی نہ اک دم اسے مٹی کی کمند

www.ksars.org

ساقی وہی مے لا جو ہمیں آئے پسند

ساقی وہی مے لا جو ہمیں آئے پسند
ساقی وہی خُم کھول دے جو ہو سَر بند
اِک آن میں یہ رات گذر جائے گی
ہو جائیں گے ہم صبح زمیں کے پیوند

www.ksars.org

ساقی ترے میکدے میں اتنی بیداد

ساقی ترے میکدے میں اتنی بیداد
روزوں میں ہوا سارا مہینہ برباد
اس باب میں ہے پیرِ مغاں کا ارشاد
گر بادہ نہ ہاتھ آئے تو آتی ہے باد

www.ksars.org

اس بات پر سب غور کریں گے شاید

اس بات پر سب غور کریں گے شاید
آہیں بھی وہ دو چار بھریں گے شاید
ہے ایک ہی بات اسمیں پانی ہو کہ مئے
ہم ٹوٹ کے ساغر ہی بنیں گے شاید

www.ksars.org

یہ طاق یہ ٹوٹے ہوئے دَر اور دیوار

یہ طاق یہ ٹوٹے ہوئے دَراور دیوار
ذروں میں نظر آتے ہیں سارے آثار
ذروں میں ہے گرم شاعروں کی محفِل
ذرّوں میں ہیں بند شاعروں کے اشعار

www.ksars.org

کہتا ہے مجھے ایک زمانہ کافر

کہتا ہے مجھے ایک زمانہ کافر

سّچائی کا انجام ہوا یہ آخر

میں ایک کو تو دو نہ کہوں گا زنہار

گو سارے زمانے کو ہو بارِ خاطر

www.ksars.org

میں کیا کہوں یہ عقدہ تو کھلے گا آخر

میں کیا کہوں یہ عقدہ تو کھلے گا آخر
پردہ جو پڑا ہے وہ اُٹھے گا آخر
ذرے کو مرے کوئی تو صورت دیں گے
ساغر نہ بنا خُم تو بنے گا آخر

www.ksars.org

اب دیکھنا کیا ہے کربلا کے اندر

اب دیکھنا کیا ہے کربلا کے اندر

سب دیکھ لیا جو تھا بقا کے اندر

افلاک سے ہوتی ہیں بلائیں نازل

شاید کوئی دنیا ہو فضا کے اندر

www.ksars.org

یہ بات مگر بھول گیا ہے ساغر

یہ بات مگر بھول گیا ہے ساغر
انسان کی مٹی سے بنا ہے ساغر
سو بار بنا ہے بن کے ٹوٹا ہے عظیم
کتنی ہی شکستوں کی صدا ہے ساغر

www.ksars.org

اچھی ہے بری ہے دہر فریاد نہ کر

اچھی ہے بری ہے دہر فریاد نہ کر
جو کچھ کہ گزر گیا اسے یاد نہ کر
دو چار نفس عمر ملی ہے مجھ کو
دو چار نفس عمر کو برباد نہ کر

www.ksars.org

ساقی! ترا مخمور پئے گا سو بار

ساقی! ترا مخمور پئے گا سو بار
گردش میں ہے ساغر تو رہے گا سو بار
سو بار جو ٹوٹے تو مجھے کیا غم ہے!
ساغر مری مٹی سے بنے گا سو بار

www.ksars.org

کل روز ازل یہی تھی میری تقدیر

کل روز ازل یہی تھی میری تقدیر
ممکن ہو تو پڑھ آج جبیں کی تحریر
معذور سمجھ واعظ ناداں مجھ کو
ہیں بادہ و جام سب مشیت کی لکیر

www.ksars.org

ساقی ترے قدموں میں گزرنی ہے عمر

ساقی ترے قدموں میں گزرنی ہے عمر
پینے کے سوا کیا مجھے کرنی ہے عمر
پانی کی طرح آج پلا دے بادہ
پانی کی طرح کل تو بکھرنی ہے عمر

www.ksars.org

آدم کا کوئی نقش نہیں ہے بے کار

آدم کا کوئی نقش نہیں ہے بے کار
اس خاک کی تخلیق میں جلوے ہیں ہزار
دستہ جو ہے کوزہ اٹھانے کے لئے
یہ ساعد سیمیں سے بنتا ہے کمہار

www.ksars.org

حق یہ ہے کہ بے خودی سے بہتر

حق یہ ہے کہ بیخودی سے بہتر
حق یہ ہے کہ موت زندگی سے بہتر
البتہ عدم کے راز ہیں سربستہ
لیکن یہ کمی ہے ہر کمی سے بہتر

www.ksars.org

جبتک کہ ہے چاندنی میں ٹھنڈک کی لکیر

جبتک کہ ہے چاندنی میں ٹھنڈک کی لکیر
جبتک کہ لکیر میں ہے خنم کی تصویر
جبتک کہ شب مہ کاورق ہے روشن
ساقی نے کیا ہے مجھے ساغر میں اسیر

www.ksars.org

پتھر کا زمانہ بھی ہے پتھر میں اسیر

پتھر کا زمانہ بھی ہے پتھر میں اسیر
پتھر میں ہے اس دور کی زندہ تصویر
پتھر کے زمانے میں جواں تھا عظیم
وہ بھی تھا ہماری ہی طرح کا دلگیر

www.ksars.org

مٹی سے نکلتے ہیں پرندے اڑ کر

مٹی سے نکلتے ہیں پرندے اڑ کر
دنیا کی فضا دیکھتے ہیں مڑ مڑ کر
مٹی کی کشش سے اب کہاں جائینگے
مٹی نے انہیں دیکھ لیا ہے مڑ کر

www.ksars.org

معلوم ہے تجھ کو زندگانی کا راز

معلوم ہے تجھ کو زندگانی کا راز؟
مٹی سے یہاں بن کے اڑا ہے شہباز
اس کے پر و پرزے تو یہی ذرّے ہیں
البتہ کہ صنّاع ہے اس کا دمساز

www.ksars.org

مٹی کی لکیریں ہیں جو لیتی ہیں سانس

مٹی کی لکیریں ہیں جو لیتی ہیں سانس
جاگیر ہے پاس ان کے فقط ایک قیاس
ٹکڑے جو ہیں قیاس کے ہیں، مفروضہ ہیں
ان ٹکڑوں کا نام ہم نے رکھا ہے حواس

www.ksars.org

ہر چیز خیالات کی ہے پیمائش

ہر چیز خیالات کی ہے پیمائش
ہیں نام کے دنیا میں غم و آسائش
تبدیل ہوئی جو خاک گورستاں میں
سب کوچہ و بازار کی تھی زیبائش

www.ksars.org

ساقی کا کرم ہے میں کہاں کا مئے نوش

ساقی کا کرم ہے میں کہاں کا مئے نوش
مجھ ایسے ہزارہا کھڑے ہیں خاموش
مئے خوار عظیم برخیا حاضر ہے
افلاک سے آرہی ہے آواز سروش

www.ksars.org

یہ جانتی ہے کیوں ہیں فرشتے روپوش

یہ جانتی ہے کیوں ہیں فرشتے روپوش
یہ جانتی ہے کیا ہے فرشتوں کا جوش
یہ جانتی ہے ضرور قدرت کے راز
سوسن ہے زباں دراز پھر ہے خاموش

www.ksars.org

www.ksars.org

بے بادہ رہوں اور میں واللہ غلط

بے بادہ رہوں اور میں واللہ غلط
ساقی کے سوا اور کی ہو چاہ غلط
ہے میکدہ محراب و پرستش میری
میں میکدہ چھوڑ دوں یہ افواہ غلط

www.ksars.org

مٹی کی بناوٹ کا ہے اک نام دماغ

مٹی کی بناوٹ کا ہے اک نام دماغ
انسان کے بدن میں اس سے جلتا ہے چراغ
جلتا ہے چراغِ زندگانی ہر دم
حتّٰی کوئی لمحہ نہیں رہتا بے داغ

www.ksars.org

اے کاسہ گر اک سر بھی ہے تیری املاک

اے کاسہ گر اک سر بھی ہے تیری املاک
ہشیار کہ اک دن تجھے ہونا ہے ہلاک
یہ کاسہ سر شاہ کی مٹی کا ہے
تو آگ میں ڈالتا ہے جس کو بے باک

www.ksars.org

جس پردے میں دیکھتا ہوں پرَدا ہے الگ

جس پردے میں دیکھتا ہوں پرَدا ہے الگ

جس نقشے میں دیکھتا ہوں نقشا ہے الگ

ہر ذرہ مَن جمشید و فروں ہیں ھزار

سُبحان اللہ کہ مری دُنیا ہے الگ

---

www.ksars.org

آنا مرے اختیار میں نہ جانا غافل

آنا مرے اختیار میں نہ جانا غافل
کھونا مرے اختیار میں نہ پانا غافل
کل عمر میں اِک سانس نہیں ہے میرا
البتہ ہے اختیار کا بہانا غافل

www.ksars.org

انسان ہے اسی خاک کے نقطوں کا جال

انسان ہے اسی خاک کے نقطوں کا جال
جس خاک سے بنتے ہیں زبرجد و لعل
ذرات کی مالا کے یہ سب دانے ہیں
مہتاب ہو اختر ہو کہ مِٹّی کا سفال

www.ksars.org

ہے چاندنی رات ٹوٹ گئے سارے اصول

ہے چاندنی رات ٹوٹ گئے سارے اصول

ہے کوزہ سے منہ لگا کے پینا بھی قبول

ساقی کی نگاہیں بھی قیامت ہیں عظیم

ہر چیز نظر آتی ہے نشہ کا نزول

---

www.ksars.org

افلاک سے تجھ کو یہ اُمیدیں ہیں فضول

افلاک سے تجھ کو یہ اُمیدیں ہیں فضول

زخموں کو کریدنا ہے ان کا معمول

ساقی کی طرف دیکھ طلب کر بادہ

جُز بادہ نہیں ہے کچھ بھی زخموں کو قبول

www.ksars.org

مٹی ہے چمٹنے کو چمٹتی ہے عظیم

مٹی ہے چمٹنے کو چمٹتی ہے عظیم
فکر اس کی ہے پیروں سے لپٹتی ہے عظیم
شاید ہو کسی فرشتہ خو کی مٹی
دل میں مرے یہ بات کھٹکتی ہے عظیم

www.ksars.org

چہرہ جسے دیکھیں تو کہیں ماہِ تمام

چہرہ جسے دیکھیں تو کہیں ماہِ تمام
چلنا جسے دیکھیں تو کہیں ماہِ خرام
ساقی میں بتاؤں کیا جو اون پر گذری
سو بار خُم دیتے ہیں سو بار ہی جام

www.ksars.org

اک دم جو ہے موجود غنیمت ہے عظیم

اک دم جو ہے موجود غنیمت ہے عظیم
شاید یہی زندگی کی فرصت ہے عظیم
دو چار قدم کا راستہ باقی ہے
آئندہ جو ہے عدم کی رخصت ہے عظیم

www.ksars.org

کیا لوح و قلم میں ہے تعلق باہم

کیا لوح و قلم میں ہے تعلق باہم
کیا لوح پہ تحریر ہے واللہ اعلم
البتہ ہے جام سے قلم کا رشتہ
ہے جام ہی نقاش ازل کا محرم

www.ksars.org

یہ بود و نبود کیا ہے کس کو معلوم

یہ بود و نبود کیا ہے کس کو معلوم
افلاک کی جو ادا ہے کس کو معلوم
سب راز ہیں کہکشاں کی گردش کے عظیم
خورشید میں کیا چھپا ہے کس کو معلوم

www.ksars.org

دانائی کے انداز نرالے ہیں عظیم

دانائی کے انداز نرالے ہیں عظیمؔ
دانائی کے محراب و شوالے ہیں عظیمؔ
دانائی کے بندے ہیں کلیسا و کنشت
دانائی کے سب پیچ یہ ڈالے ہیں عظیمؔ

www.ksars.org

مہ خانہ میں ہیں ساقی و مینا باہم

مہ خانہ میں ہیں ساقی و مینا باہم
روشن شب و مہتاب کا چہرہ باہم
جادو ہے عجب طرح کا آنکھوں کے لئے
خُم اور سبُو دونوں کا سایہ باہم

www.ksars.org

گم ہو گیا بس اس کے سوا کیا معلوم

گم ہو گیا بس اس کے سوا کیا معلوم
کس سمت سے وہ نکل گیا کیا معلوم
ممکن نہیں اوس تک ہو رسائی اپنی
جو وقت گیا کہاں گیا کیا معلوم

www.ksars.org

اک آن میں دنیا سے اُٹھیں گے ہم تم

اک آن میں دنیا سے اُٹھیں گے ہم تم
کچھ پہلے سے کچھ بعد چلیں گے ہم تم
اب دیر نہیں ہے خاک ہونے میں یہاں
گر سرد نہیں سبزہ بنیں گے ہم تم

www.ksars.org

آثار قدیمہ کی نہیں دیواریں

آثار قدیمہ کی نہیں دیواریں
سبزہ ہے وہاں جہاں کی تھیں دیواریں
جھونکوں سے ہوا کے یوں ہوائیں بدلیں
جھونکوں سے ہوا کے اُڑ گئیں دیواریں

www.ksars.org

اس کنج خراب میں ہوا پیدا میں

اس کنج خراب میں ہوا پیدا میں
اس کنج خراب میں ہوا شیدا میں
اس کنج خراب نے کیا مجھ کو خراب
اس کنج خراب میں ہوا رسوا میں

www.ksars.org

زلفیں ہیں ہزار مشک اور عنبر ہیں

زلفیں ہیں ہزار مشک اور عنبر ہیں
ہیں سینکڑوں رخسار جو ہیں گوھر میں
اس راہ میں رکھ پیر ذرا آہستہ
آنکھیں ہیں پریزادوں کی خاکستر میں

www.ksars.org

مٹی سے بنی ہوئی ہے سب کی گردن

مٹی سے بنی ہوئی ہے سب کی گردن
ٹوٹی ہے بنی ہے پھر بھی کوئی گردن
عذرا کی ہو لیلیٰ کی کہ شیریں کی عظیم
گردن ہے صراحی کی کسی کی گردن

www.ksars.org

مٹی میں کہیں ان کے نشان رکھے ہیں

مٹی میں کہیں ان کے نشان رکھے ہیں
ہے خاک ہی خاک وہ جہاں رکھے ہیں
قبروں پہ رخ و زلف کو روتے ہیں دوست
قبروں میں رخ و زلف کہاں رکھے ہیں

www.ksars.org

ایک ملک سما ہے کہ بلائیں ہیں جہاں

ایک ملک سما ہے کہ بلائیں ہیں جہاں
ایک ملک بقا ہے کہ جفائیں ہیں جہاں
ایک ملک فنا زیرِ زمیں ہے آباد
اس ملک کے اندر نہ زمیں ہے نہ زماں

www.ksars.org

خاکستر دل کا آشیانہ ہوں میں

خاکستر دل کا آشیانہ ہوں میں
جینے کا فقط ایک بہانہ ہوں میں
کہتی ہے بُرا یا کہ بھلا کہنے دے
دُنیا کے تو اہم کا فسانہ ہوں میں

www.ksars.org

خوشبوئے رُخ دوست ہے پیرہن میں

خوشبوئے رُخ دوست ہے پیرہن میں
خوشبوئے بدن ہے جیب اور دامن میں
ہے چار طرف سرو سمن کی محفل
ہے حلقہء گیسوئے سیہ گردن میں

www.ksars.org

جو تونے بنا دیا وہ بندہ ہوں میں

جو تونے بنا دیا وہ بندہ ہوں میں
اک بے پر و بال کا پرندہ ہوں میں
میرے تو نہیں لوح و قلم تیرے ہیں
کونین کا کیا آفرینندہ ہوں میں

www.ksars.org

بیداری میں کٹ جاتی ہیں اکثر راتیں

بیداری میں کٹ جاتی ہیں اکثر راتیں
میں دل سے کیا کرتا ہوں یہ ہی باتیں
رخسارہ لیلیٰ سے لبِ عذرا تک
اندھیرے ہے مٹی تھیں یہ کل سوغاتیں

www.ksars.org

باغوں میں جو قمریاں ہیں سب مٹی ہیں

باغوں میں جو قمریاں ہیں سب مٹی ہیں
پانی میں جو مچھلیاں ہیں سب مٹی ہیں
آنکھوں کا فریب ہے یہ ساری دُنیا
پھولوں میں جو تتلیاں ہیں سب مٹی ہیں

www.ksars.org

معلوم نہیں اُڑ کے کدھر جاتے ہیں

علوم نہیں اُڑ کے کدھر جاتے ہیں
پیچھا نہیں ممکن یہ جدھر جاتے ہیں
ہاں اتنا تو اندازہ ہوا ہے مجھکو
اوراق ہیں عمر کے بکھر جاتے ہیں

www.ksars.org

یہ ماہ رُخوں کے ولولے کتنے ہیں

یہ ماہ رُخوں کے ولولے کتنے ہیں
یہ لالہ و گُل کے سلسلے کتنے ہیں
اوّل مِٹّی ہے اور آخر مٹّی
رستہ میں اَجل کے مرحلے کتنے ہیں

www.ksars.org

اَپنوں کی طرف دیکھ کے رہ جاتا ہوں

اَپنوں کی طرف دیکھ کے رہ جاتا ہوں
کتنی ہی بڑی بات ہو سہہ جاتا ہوں
اپنی ان ہی خشک آنکھوں سے عظیمؔ
ویرانی کا اک افسانہ کہہ جاتا ہوں

www.ksars.org

جو سلسلہ پینے کا ہے بالائے زمین

جو سلسلہ پینے کا ہے بالائے زمین
ممکن ہے کہ یہ ختم بھی ہوجائے یہیں
ممکن ہے کہ قبروں میں بھی مے خانے ہوں
پینے کا یہ سلسلہ وہاں بھی ہو کہیں

www.ksars.org

دنیا وہ نگر ہے کہ جہاں کچھ بھی نہیں

دنیا وہ نگر ہے کہ جہاں کچھ بھی نہیں
انسان وہ گھر ہے کہ جہاں کچھ بھی نہیں
وہ وقت کہ سب جس کو اہم کہتے ہیں
وہ وقت صفر ہے کہ جہاں کچھ بھی نہیں

www.ksars.org

مٹی سے گلاب و یاسمیں بنتے ہیں

مٹی سے گلاب و یاسمیں بنتے ہیں
انسان بھی اِس سے بالیقیں بنتے ہیں
مٹی تو ہے یہ مگر اسی مٹی سے
کتنے رُخ و زُلفِ نازنیں بنتے ہیں

www.ksars.org

دُنیا میں پریشان بہت دیکھے ہیں

دُنیا میں پریشان بہت دیکھے ہیں
اُجڑے ہوئے ویران بہت دیکھے ہیں
مُنہ دیکھ کے رہ جاتے ہیں اپنوں کا عظیم
اس طرح کے حیران بہت دیکھے ہیں

www.ksars.org

مٹی کی لکیروں میں ہزاروں در ہیں

مٹی کی لکیروں میں ہزاروں در ہیں
گر جھانکیئے کتنے میکدے اندر ہیں
مینا ہے شرابِ ناب ہے ساقی
ذروں پہ جو غور کیجئے ساغر ہیں

www.ksars.org

اِک عُمر گذر گئی فراقِ دل میں

اِک عُمر گذر گئی فراقِ دل میں
تنہائی کی دیوار تھی ہر منزل میں
ساقی نے کرم کیا جگہ دی مجھکو
جام و قدح و صراحی کی محفل میں

www.ksars.org

اک وہم ہے جِس کو کہکشاں کہتے ہیں

اک وہم ہے جِس کو کہکشاں کہتے ہیں
اِک وہم جس کو آسماں کہتے ہیں
اک وہم ہے جِس کا نام آدم ہے عظیم
اک وہم ہے جِس کو وہ جہاں کہتے ہیں

www.ksars.org

کہتی ہے یہ مٹی بھی بہت سی باتیں

کہتی ہے یہ مٹی بھی بہت سی باتیں
باتوں میں گزر گئی ہیں اکثر باتیں
مٹی کے یہ ذرات کبھی انسان تھے
تھی اُن کی کبھی شیخ و برہمن ذاتیں

www.ksars.org

ذرات جبین زرفشاں بنتے ہیں

ذرات جبین زر فشاں بنتے ہیں
ذرات ہی روئے مہ وشاں بنتے ہیں
ذرات ہی باعث ہیں کفِ سیمیں کا
ذرات ہی پائے گل فشاں بنتے ہیں

www.ksars.org

مئے خانہ ہے یہ ساقی کا سایہ ہے جہاں

مئے خانہ ہے یہ ساقی کا سایہ ہے جہاں

جام و قدح و شیشہ و مینا ہے جہاں

پیتا ہے شراب ناب جو آتا ہے

لفظوں کی نہیں عمل کی دُنیا ہے یہاں

www.ksars.org

اب ذکر زمیں و آسماں کیوں کر ہو

اب ذکر زمیں وآسماں کیوں کر ہو
یہ عمر ہے کیا اس کا بیاں کیوں کر ہو
جس لمحہ پر آسمان زمین ٹکڑے ہوں
وہ لمحہ پیچیدہ عیاں کیوں کر ہو

www.ksars.org

انجان ہی جسم میں بسایا مجھکو

انجان ہی جسم میں بسایا مجھکو
انجان ہی دُنیا میں بلایا مجھکو
انجان جہاں سے ہی مجھے بھیجا تھا
انجان جہاں میں ہی اُٹھایا مجھکو

www.ksars.org

جِن قبروں میں ہیں شاہ گدا ہم پہلو

جِن قبروں میں ہیں شاہ گدا ہم پہلو
جِن قبروں میں مٹی ہوئے چشم وابرو
اُن قبروں کا ہر ذرہ لرزتا ہے عظیم
جب فاختہ کہتی ہے کہ کُو کُو کُو کُو

www.ksars.org

وہ کاخِ بُلند آج سکستہ ہے جو

وہ کاخِ بُلند آج سکستہ ہے جو
مٹّی کی طرح جُھکا ہے خَستہ ہے جو
جِس میں کے رُخ و زُلف کی مٹّی ہے سب
مٹّی کی طرف آخری رستہ ہے جو

www.ksars.org

دنیا سے ہے اُمید، وَفا کی تجھکو

دنیا سے ہے اُمید، وَفا کی تجھکو
کھائے گی قسم فریب دے گی تجھکو
دے قرض متاعِ زیست، کر نادانی
لوٹا کے یہ کوڑی بھی نہ دے گی تجھکو

www.ksars.org

برسات کا موسم آگیا ہے لَب جو

برسات کا موسم آگیا ہے لَب جو
اے پیرِ مغاں کھول دے مُنہ خام سبو
باغوں میں بہار کی فراوانی ہے
کوئل بھی پُکارتی ہے کُوکُو کُوکُو

www.ksars.org

یہ ریت کی دُنیا ہے عَجب افسانہ

یہ ریت کی دُنیا ہے عَجب افسانہ
بُت ریت کے ہیں ریت کا ہے بُتخانہ
گھڑیال کی صدا ریت کے اندر گُم ہے
گویا کہ ہوئی صَدا بھی اک ویرانہ

www.ksars.org

ذرات میں شاہوں کا سراپا ہے یہ

ذرات میں شاہوں کا سراپا ہے یہ
اک معرکہ اجل کی دُنیا ہے یہ
اُڑتی ہے جو گرد پاؤں کی ٹھوکر سے
خاکسترِ اسکندر و دارا ہے یہ

www.ksars.org

ساقی نہ پلائی ہے مجھے وہ بادہ

ساقی نہ پلائی ہے مجھے وہ بادہ

ہر بھید نظر آتا ہے بالکل سادہ

ہر چیز ہے چند مرحلے مٹی کے

یہ خشتِ سرِ خُم، ہے سرِ شہزادہ

www.ksars.org

اجزائے صُراحی سے بنا مئے خانہ

اجزائے صُراحی سے بنا مئے خانہ
اجزائے شراب سے بنا پے مانہ
مَے خانہ تو انسانوں کی آبادی ہے
باقی تو ہیں کٹھ پُتلیاں اور ویرانہ

www.ksars.org

یا خاک کا ساغر ہی رہوں گا ساقی

یا خاک کا ساغر ہی رہوں گا ساقی
یا کوزہ سے کوزہ ہی بنوں گا ساقی
آزاد نہ چھوڑیں گے مری مٹی کو
میں پھر کسی قالب میں ڈھلوں گا ساقی

www.ksars.org

جو عُمر تھی مے خانہ میں گذری ساقی

جو عُمر تھی مے خانہ میں گذری ساقی
خاکسترِ دل کا مرحلہ ہے باقی
خاکسترِ دل سے خُم بناتا ہے کُمہار
چکر یہی چلتا ہے برابر ساقی

www.ksars.org

مٹی کا پیالہ ہے عجب اے ساقی

مٹی کا پیالہ ہے عجب اے ساقی
پیالے میں ہے دُنیائے طرب اے ساقی
وہ شمع کی روشنی میں پینا مئے ناب
یاد آتی ہے گُزری ہوئی شب اے ساقی

www.ksars.org

ہے عُمر تمام تلخ کام اے ساقی

ہے عُمر تمام تلخ کام اے ساقی
ہے اس کا علاج اک جام اے ساقی
مے خانہ کے اندر ہیں مہ و مہر فلک
باہر نہیں جُز خیال خام اے ساقی

www.ksars.org

رہنے دے یہیں مست و خراب اے ساقی

رہنے دے یہیں مست و خراب اے ساقی
مے خانہ کے باہر ہے عذاب اے ساقی
تاریک ہوا ہے خُم کا سایہ لیکن
روشن ہے چراغِ ماہتاب اے ساقی

www.ksars.org

یا مثلِ حباب ٹوٹتا ہے ساقی

یا آبلہ بن کے پھوٹتا ہے ساقی
اک سانس کا اعتبار کیا پینے دے
اک سانس کے غم سے چھوٹتا ہے ساقی

---

www.ksars.org

دو چار نفس کا ہے زمانہ ساقی

دو چار نفس کا ہے زمانہ ساقی
پینا ہے بس میرا افسانہ ساقی
سو سال یہاں کے ہیں بہانہ ساقی
کل عمر ہے اک تازیانہ ساقی

www.ksars.org

مٹی کی یہ مورت ہے یہ سب ٹوٹے گی

مٹی کی یہ مورت ہے یہ سب ٹوٹے گی
معلوم نہیں کسی کو کب ٹوٹے گی
ذروں میں بکھر جائیں گے رنج و راحت
آواز ذرا نہ ہوگی جب ٹوٹے گی

www.ksars.org

یہ سرو ہیں سب سرو قدوں کی مٹی

یہ سرو ہیں سب سرو قدوں کی مٹی
یہ لالے ہیں سب لالہ رُخوں کی مٹی
یہ سبزہ ہے سب زہرہ وِشوں کی مٹی
جگنو، ہیں تمام سیم بروں کی مٹی

www.ksars.org

جلوہ نہ سہی وادی ایمن ہی سہی

جلوہ نہ سہی وادی ایمن ہی سہی
ساقی نہ سہی ساقی کا نشیمن ہی سہی
مقصود ہمارا تو پرستش ہے عظیم
خرقہ نہیں زنارِ برہمن ہی سہی

www.ksars.org

معلوم ہے تجھ کو ماحصل اے ساقی

معلوم ہے تجھ کو ماحصل اے ساقی
ہر دَم چلی آتی ہے اَجل اے ساقی
ہر دَم ہے رَواں دَواں فنا کی دُنیا
آئے نہ پلانے میں خَلَل اے ساقی

www.ksars.org

پیتا ہی رہوں گا تا اجل اے ساقی

پیتا ہی رہوں گا تا اجل اے ساقی

پینے میں نہ آئے گا خَلل اے ساقی

دعویٰ ہے مرا اور یہ پورا ہوگا

دعویٰ ہے اگرچہ بے محل اے ساقی

www.ksars.org

وا ہو نہ سکا کسی پہ یہ راز ہستی

وا ہو نہ سکا کسی پہ یہ راز ہستی
ویرانہ ہے آج کل جہاں تھی بستی
کچھ بھید کُھلے جو میکشوں کے اوپر
معلوم ہوا کہ سب وہ تھے سر مستی

www.ksars.org

ہے ظرفِ مکاں ظرفِ زماں اے ساقی

ہے ظرفِ مکاں ظرفِ زماں اے ساقی
ہر نقش ہوا میں ہے یہاں اے ساقی
یہ جام یہ شیشہ یہ قدح یہ مینا
یہ سب ہیں مگر یہ ہیں کہاں اے ساقی

www.ksars.org

اِک آن ہے کل عمرِ جہاں اے ساقی

اِک آن ہے کل عمرِ جہاں اے ساقی
اِک آن میں وقفہ ہی کہاں اے ساقی
اک آن کا فائدہ ہے پینا اپنا
پینے کے سوا سب ہے زیاں اے ساقی

www.ksars.org

ہے زیرِ زمیں بھی شہر کی آبادی

ہے زیرِ زمیں بھی شہر کی آبادی
مٹی کے صنم سے ہے وہاں آزادی
ہے موت کا سایہ بھی وہاں پر ممنوع
ممکن ہی نہیں حیات کی بربادی

www.ksars.org

ہر لفظ کا مشرق ہے نہ مغرب ساقی

ہر لفظ کا مشرق ہے نہ مغرب ساقی
ہر لفظ کا کوئی نہیں نائب ساقی
چُپ چاپ ہیں سب شیشہ و جام و مینا
ہر لفظ ہے سامنے سے غائب ساقی

www.ksars.org

انسان ہے اک صیدِ زبوں اے ساقی

انسان ہے اک صیدِ زبوں اے ساقی
مٹی کو چلاتا ہے فسوں اے ساقی
بہتر ہے یہ میخانہ کے اندر ہی رہے
باہر اسے ہوتا ہے جنوں اے ساقی

www.ksars.org

دس لاکھ برس جو چل چکا ہے وہ بھی

دس لاکھ برس جو چل چکا ہے وہ بھی
کل جس نے کہ آغاز کیا ہے وہ بھی
یہ راہِ فنا ہے سب ہیں اس میں ہمراہ
پہلے جو چلا ہے اب جو چلا ہے وہ بھی

www.ksars.org

یہ حال نہیں تجھ پہ نمایاں ساقی

یہ حال نہیں تجھ پہ نمایاں ساقی
کر غور جو مٹی میں ہے پنہاں ساقی
کوزہ ہو پیالہ ہو سُبو کہ خُم ہو
ہے ٹوٹ کے بننا نہیں انساں ساقی

www.ksars.org

گذرا جو گذر گیا ہے اب اے ساقی

گذرا جو گذر گیا ہے اب اے ساقی
آنا ہے جسے رُکے گا کب اے ساقی
آج اس کے سبب اُوس کے سبب کو مت دیکھو
پینے دے تو آج بے سبب اے ساقی

www.ksars.org

اَب عُمر ضعیفی کی ہے میری ساقی

اَب عُمر ضعیفی کی ہے میری ساقی
اب کچھ نہیں اعصاب کے اندر باقی
اب خود مری مٹی کا بنے گا ساغر
ساغر مرے ہاتھ سے نہ چھین اے ساقی

www.ksars.org

اک چاندنی رات کا ہے پینا ساقی

اک چاندنی رات کا ہے پینا ساقی
اک چاندنی رات کا ہے جینا ساقی
ہے آج ہی زندگی کا اول آخر
کل زیرِ زمین ماہ نہ مینا ساقی

www.ksars.org

یہ دورِ جہاں کیا ہے بتا اے ساقی

یہ دورِ جہاں کیا ہے بتا اے ساقی
اس راز کو ہم سے نہ چھپا اے ساقی
یہ دَور پیالے سے ہے ملتا جُلتا
اِس دَور کو توڑ کر دِکھا اے ساقی

www.ksars.org

مے خانہ میں چاندنی بھی ہے سایہ بھی

مے خانہ میں چاندنی بھی ہے سایہ بھی
مٹی کے سفال کا ہے سرمایہ بھی
اِس نُور کی دنیا میں بھلا ہوش کے
اک آن کو آیا ہے جو ہوش آیا بھی

www.ksars.org

ہے وقتِ سحر شراب ناب اے ساقی

ہے وقتِ سحر شراب ناب اے ساقی
مہتاب کے بعد آفتاب اے ساقی
مے خوار ترے منتظرِ ساغر ہیں
ہے تیری عطا ان کا ثواب اے ساقی

www.ksars.org

اٹھی ہیں شبِ غم کی گھٹائیں ساقی

اٹھی ہیں شبِ غم کی گھٹائیں ساقی
افلاک سے اُتری ہیں بلائیں ساقی
ان میں ہی اگر موت چھُپی ہے اپنی
پیاسے ترے میخوار نہ جائیں ساقی

www.ksars.org

جتنی بھی پلا سکے پلا دے ساقی

جتنی بھی پلا سکے پلا دے ساقی
اک آن کی عُمر ہے ہماری باقی
اک آن گذر گئی تو گذرے ہم تم
اک آن کے بعد کیا رہے گا باقی

www.ksars.org

اک آن کی دنیا ہے فریبی دنیا

اک آن کی دنیا ہے فریبی دنیا
اک آن میں ہے قید یہ ساری دنیا
اک آن ہی عاریت ملی ہے تجھ کو
یہ بھی جو گزر گئی تو گزری دنیا

www.ksars.org

کٹ پتلی ہے یہ نوع ہماری ساقی

کٹ پتلی ہے یہ نوع ہماری ساقی
حرکت ہے اشارات پہ ساری ساقی
ہوتی ہے تحریک تو پیتے ہیں ہم
ورنہ ہے بساط کیا ہماری ساقی

www.ksars.org

رہنے دے یہیں مست و خراب اے ساقی

رہنے دے یہیں مست و خراب اے ساقی
مے خانہ کے باہر ہے عذاب اے ساقی
تاریک ہوا ہے خُم کا سایہ لیکن
روشن ہے چراغِ ماہتاب اے ساقی

www.ksars.org

یہ عمر کی منزل ہی کڑی ہے ساقی

یہ عمر کی منزل ہی کڑی ہے ساقی
ہر گام پہ سختی ہی پڑی ہے ساقی
کل آئے نہ آئے آج تو دِل بھر دے
مشہور ہے کل سے آج بڑی ہے ساقی

www.ksars.org

یہ ساغر و کوزہ و سبوائے ساقی

یہ ساغر و کوزہ و سبوائے ساقی
یہ سارے ہیں مٹّی کی نموائے ساقی
اک روز ہمیں ان ہی میں آنا ہوگا
اس میں نہیں شک کی گفتگوائے ساقی

www.ksars.org

کچھ گھاس کے پتّوں میں اُگی ہے مِٹّی

کچھ گھاس کے پتّوں میں اُگی ہے مِٹّی
کچھ باغ کے پودوں میں ڈھلی ہے مِٹّی
کچھ رنگ برنگ پھول ہوئی ہے مِٹّی
کچھ تتلیاں بَن بَن کے اُڑی ہے مِٹّ

www.ksars.org

محمود ہو حامد ہو کہ زید اے ساقی

محمود ہو حامد ہو کہ زید اے ساقی
ہیں آخر کار اجل کا صید اے ساقی
کل عمر رہا مے سے گریباں گلرنگ
البتہ کفن تو ہو سفید اے ساقی

www.ksars.org

شاہوں کا رہا نہ سَر نہ تاج اے ساقی

شاہوں کا رہا نہ سَر نہ تاج اے ساقی
ہے چار طرف اَجل کا راج اے ساقی
ہے طولِ کلام، کس نے دیکھی ہے کل
جتنی بھی پیوں پینے دے آج اے ساقی

www.ksars.org

جلدی میں ہے عمر اپنی یہاں اے ساقی

جلدی میں ہے عمر اپنی یہاں اے ساقی
وہ روکے سے رُکتی ہے کہاں اے ساقی
اِک رات ملی ہے ترے مے خواروں کو
ہو جائیں گے کل خاک، جہاں اے ساقی

www.ksars.org

اک آن ہے میخانہ کی عمر اے ساقی

اک آن ہے میخانہ کی عمر اے ساقی
اک آن کے بعد کیا رہے گا باقی
اک آن میں ہو گی کہکشاں خاکستر
اک آن کا فائدہ اُٹھا لے ساقی

www.ksars.org

میخانہ میں آملک سلیماں یہ ہے

میخانہ میں آملک سلیماں یہ ہے
شیشہ ہے پیالہ ہے شبستاں یہ ہے
معلوم نہیں سبا کی ملکہ کیا تھی
ساقی پہ نگاہ رکھ چراغاں یہ ہے

www.ksars.org

کہتا ہے کوئی غمزدگی اچّھی ہے

کہتا ہے کوئی غمزدگی اچّھی ہے
کہتا ہے کوئی کہ بے خودی اچھی ہے
اِک آن میں کردیتی ہے کل قصّہ پاک
میں کہتا ہوں سب سے موت ہی اچھی ہے

www.ksars.org

جو ہونا ہے بیجا کہ بجا ہونا ہے

جو ہونا ہے بیجا کہ بجا ہونا ہے
اِس غم میں فضول مبتلا ہونا ہے
اندھیرے ہے دن کی روشنی میں اتنا
معلوم نہیں کہ دَم میں کیا ہونا ہے

www.ksars.org

واعظ نے بنا لئے ہیں چند افسانے

واعظ نے بنا لئے ہیں چند افسانے

ان پر جو یقیں کریں وہ فرزانے

میخانہ کو چھوڑیں، دوزخی ہو جائیں

دیوانے ہیں اتنے تو نہیں دیوانے

www.ksars.org

رہگیروں کے پیروں میں لگیں گے کانٹے

رہگیروں کے پیروں میں لگیں گے کانٹے
جو ہاتھ انھیں چھیڑے گا چُبھیں گے کانٹے
مِٹّی مری برباد نہ جائے گی عظیم
سبزہ نہ اُگا اگر، اُگیں گے کانٹے

www.ksars.org

جب تیر مشیت ہے ستم سہنے دے

جب تیر مشیت ہے ستم سہنے دے
اک حرف شکایت کا مگر کہنے دے
کل عمر میں اک نفس نہیں ہے اپنا
دو چار نفس تو عاریت رہے دے

www.ksars.org

مِٹّی ہی میں دالان ہیں محرابوں کے

مِٹّی ہی میں دالان ہیں محرابوں کے
مِٹّی ہی میں بازار ہیں مہتابوں کے
اس خاک میں ہے لالہ رُخوں کی خوشبو
ہیں زیرِ زمیں شہر مرے خوابوں کے

www.ksars.org

عنوان مشیت کہیں ٹل سکتا ہے؟

عنوان مشیت کہیں ٹل سکتا ہے؟
تو لوح کی تحریر بدل سکتا ہے؟
استاد قلم نے لکھ دیا جو لکھا
کیا اسے خلاف بھی کوئی چل سکتا ہے

www.ksars.org

اک ورقہ کتاب ہے یہ دنیا کیا ہے

دو صفحے کا باب ہے یہ دنیا کیا ہے
ہر شخص کتاب و باب کو روتا ہے
ہر شخص کتاب و باب کو روتا ہے
اک چشمِ پُر آب ہے یہ دنیا کیا ہے

www.ksars.org

مِٹّی کا بنا ہوا لبِ احمر ہے

مِٹّی کا بنا ہوا لبِ احمر ہے
مِٹّی کا بناوٹ آنکھ کا گوھر ہے
مِٹّی کے بنے ہوئے ہیں سب ٹوٹیں گے
وہ کوزہ ہے وہ کمہار وہ ساغر ہے

www.ksars.org

آنا ہوا مرا کہ جانا جلدی میں ہے

آنا ہوا مرا کہ جانا جلدی میں ہے
کھونا ہو مرا کہ پانا جلدی میں ہے
اک دَم بھی جو مل جائے غنیمت ہے یہاں
ساقی مئے ناب لا زمانہ جلدی میں ہے

www.ksars.org

تھوڑے سے ہیں ان میں شہر کے پیمانے

تھوڑے سے ہیں ان میں شہر کے پیمانے
آگے جو چلو ہیں دھر کے ویرانے
جس خاک کو دیکھو وہ ہے خاکسترِ دل
مِٹّی کے ھزار بَن گئے افسانے

www.ksars.org

جب آنکھ شُبہ کرنے شبہ کس کا ہے

جب آنکھ شُبہ کرنے شبہ کس کا ہے
انساں جو سمجھے تو گلہ کس کا ہے
اک نُور کی دنیا ہے کہیں پر آباد
کچھ علم نہیں ہے وہ صلہ کس کا ہے

www.ksars.org

کتنے ہی خم و سبو و میخانہ بنے

کتنے ہی خم و سبو و میخانہ بنے
کتنے ہی کف ساقی و پیمانہ بنے
کتنے ہی تھے بہروپ زمانہ کے عظیم
کتنے ہی وہ لمحے تھے جو افسانہ بنے

www.ksars.org

سو سال ہوں سو دَم ہوں گزر جائیں گے

سو سال ہوں سو دَم ہوں گزر جائیں گے
ہم سب ہی یہاں سے بے خبر جائیں گے
ساقی ہمیں اس فکر سے غافل کردے
معلوم نہیں ہمیں کدھر جائیں گے

www.ksars.org

یہ مِٹّی یہ کوزہ ہے یہ کوزہ گر ہے

یہ مِٹّی یہ کوزہ ہے یہ کوزہ گر ہے
یہ مِٹّی ہزار شکل کا محور ہے
یہ مِٹّی ہی انگور ہے اور مے خانہ
یہ مِٹّی ہی ساقی کا رُخِ انور ہے

www.ksars.org

شاید کے اَجل کو بھی اَجل آجائے

شاید کے اَجل کو بھی اَجل آجائے

شاید کہ اَبد اور اَزل آجائے

شاید کہ ہو وہ وقت کہ جب وقت نہ ہو

شاید کہ قیامت کو خلل آجائے

www.ksars.org

یہ کون بتائے کہ وہاں جاتا ہے

یہ کون بتائے کہ وہاں جاتا ہے
کیا علم کسی کو وہ جہاں جاتا ہے
مانا کہ ہر اک لفظ زباں پر ہے عظیم
جب منہ سے نکلتا ہے کہاں جاتا ہے

www.ksars.org

افلاک کا ہے ستم سِتم بھی کیا ہے

افلاک کا ہے ستم سِتم بھی کیا ہے
اک لمحے کا جو غم ہے وہ غم بھی کیا ہے
پی اور بہت پی کہ ترا دَم نہ رہے
اک دَم کی ہے زندگی وہ دَم بھی کیا ہے

www.ksars.org

مِٹّی کے لباس میں چھپایا ہے مجھے

مِٹّی کے لباس میں چھپایا ہے مجھے
مِٹّی کی کشش سے آزمایا ہے مجھے
معلوم نہیں غُبار سے مِٹّی کے
نقاشِ ازل نے کیوں بنایا ہے مجھے

www.ksars.org

بے بادہ تو آرام کہاں رکھا ہے

بے بادہ تو آرام کہاں رکھا ہے
وہ جام میں ہے جام کہاں رکھا ہے
اب نام بھی مجھ سے پوچھتا ہے ساقی
بے نام ہوں نام کہاں رکھا ہے

www.ksars.org

مرنے جینے میں فاصلہ کتنا ہے

مرنے جینے میں فاصلہ کتنا ہے
اک آن کا وقفہ بھی نہیں اتنا ہے
اک آن اگر وقت کبھی رُک جائے
معلوم یہ ہو جائے کہ یہ جتنا ہے

www.ksars.org

دو چار قدم عدم سے آنا ہے مجھے

دو چار قدم عدم سے آنا ہے مجھے
دو چار قدم عدم کو جانا ہے مجھے
پانی کی طرح سے پائے ساقی میں عظیم
اس باقی عمر کو بہانا ہے مجھے

www.ksars.org

آنا ہے ترا عالم روحانی سے

آنا ہے ترا عالم روحانی سے
حالت تری بہتر نہیں زندانی سے
واقف نہیں میں وہاں کی حالت سے عظیم
واقف ہوں مگر یہاں کی ویرانی سے

www.ksars.org

پامال ہوئے اس قدر میخانے

پامال ہوئے اس قدر میخانے
دل اور جگر کے بن گئے پیمانے
آدم کی جگہ ملے ہیں مِٹّی کے ڈھیر
خاک اُڑتی ہے دیکھے ہیں بہت ویرانے

www.ksars.org

انسان کا غرور اقتدار و زر ہے

انسان کا غرور اقتدار و زر ہے
گر یہ بھی نہیں تو مذہب و ممبر ہے
دیکھا جو اسے بعد فنا ہونے کے
معلوم ہوا یہ خاک مٹھی بھر ہے

www.ksars.org

آدم تو بس اک حالِ زبوں لایا ہے

آدم تو بس اک حالِ زبوں لایا ہے
آدم نے تو بس فریب ہی کھایا ہے
مے خانہ میں دو وقت تو ملتی ہے شراب
دنیا میں تو کھویا ہے نہ کچھ پایا ہے

www.ksars.org

اک آتش سوزاں ہے جہاں دیکھو گے

اک آتش سوزاں ہے جہاں دیکھو گے
جلتے ہوئے دِن رات وہاں دیکھو گے
آتش نے جلے داغ، جو چھوڑے ہیں کہیں
اُن داغوں میں تم کون و مکاں دیکھو گے

www.ksars.org

مے خانہ پہ ہر سمت گھٹا چھائی ہے

مے خانہ پہ ہر سمت گھٹا چھائی ہے
ساقی ترے دامن میں بہار آئی ہے
رُخ بھی ترا گلرنگ ہے پیراہن بھی
خود بھی مئے گلرنگ تماشائی بھی

www.ksars.org

مجھ پر عجب احسان کیا ساقی نے

مجھ پر عجب احسان کیا ساقی نے
دی میری بصارت کو جِلا ساقی نے
جس جرعہ میں تا عرش نظر آتا ہے
وہ جرعہ شراب کا دیا ساقی نے

www.ksars.org

انساں نے کھویا ہے نہ کچھ پایا ہے

انساں نے کھویا ہے نہ کچھ پایا ہے
اک وہم ہے جو سود و زیاں لایا ہے
کوئی نہ مفکر نہ مدبر ہے یہاں
البتہ دماغ میں خلل آیا ہے

www.ksars.org

مِٹّی میں کسی روز مجھے ملنا ہے

مِٹّی مــیں کسی روز مجھے ملنــا ہے
تُربت کو گلِ تَر کی طــرح کِھلنا ہے
ترمـوتــــ نے ایک آن کی مہلتــــ دیدی
خُم اور صُراحی ســـ گلے ملنــا ہے

www.ksars.org

اندھیر شبِ غم کا جہاں ہوتا ہے

اندھیر شبِ غم کا جہاں ہوتا ہے
دردِ دلِ عاشق بھی وہاں ہوتا ہے
فرہاد کے بدخواہ یہ لکھ لیں دِل پر
جُگنو بھی چراغِ آشیاں ہوتا ہے

www.ksars.org

دنیامیں ہی یہ نشو ونما پاتا ہے

دنیا میں ہی یہ نشو و نما پاتا ہے
دنیا میں ہی یہ آب و ہوا پاتا ہے
مُٹھی میں غُبار خاطر اوّل آخر
انسان جہاں میں اور کیا پاتا ہے

www.ksars.org

واللہ کہ یہ خود کو نہیں پہچانے

واللہ کہ یہ خود کو نہیں پہچانے
افسانہ وافسوں میں رہے فرزانے
قدرت کا عطیہ خود ہی قدرت ہے عظیم
یہ بات سمجھتے ہیں فقط دیوانے

www.ksars.org

کیا بات کو تلوار نہیں کر سکتے

کیا بات کو تلوار نہیں کر سکتے
سرمد کو سر دار نہیں کر سکتے
منہ رکھتا ہے انسان جو چاہے کہہ دے
الفاظ تو انکار نہیں کر سکتے

www.ksars.org

ساقی نے کیا ہے مجھے ساغر میں اسیر

ساقی نے کیا ہے مجھے ساغر میں اسیر
جب تک کہ ہے چاندنی میں ٹھنڈک کی لکیر
جب تک کہ لکیر میں ہے خنم کی تصویر
جب تک کہ شب مہ کا ورق ہے روشن

www.ksars.org

کیا علم کہ کب جہاں سے ہم اٹھتے ہیں

کیا علم کہ کب جہاں سے ہم اٹھتے ہیں
پیر اپنے مگر سوئے عدم اٹھتے ہیں
ممکن نہیں عمر کو پلٹ کر دیکھے
انسان کے آگے ہی قدم اٹھتے ہیں

www.ksars.org

کیا یوں ہی یہ خدمت سبو کرتے ہیں

کیا یوں ہی یہ خدمت سبو کرتے ہیں
انسان ملے یہ جستجو کرتے ہیں
ہم سن نہیں سکتے یہ خطا ہے اپنی
یہ کوزہ و خم بھی گفتگو کرتے ہیں

www.ksars.org

www.ksars.org